بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

امریکہ کی خلائی تجربہ گاہ سکائی لیب نے پوری بنی نوع انسانیت کو دہشت اور اضطراب میں ڈال کر تہذیب جدید کی سائنسی فتنہ سامانیوں پہ مہر تصدیق ثبت کر دی اور ثابت کر دیا کہ عہد جدید کی یہ سائنسی ترقیات، نت نئے انکشافات اور ایجاد و اختراع کی تمام فتوحات، انسانی فلاح و بہبود سے بڑھ کر بربادی عالم اور انسانیت کی پریشان حالی اور بے چینی و اضطراب کا ذریعہ بھی بن سکتی ہیں۔ بہت پہلے اکبر الہ آبادی نے کہا تھا ؎

جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی
موت کا روکنے والا کوئی پیدا نہ ہوا

جنگ عظیم اور ہیروشیما اور ناگاساکی کی دلدوز داستانوں اور ایٹم بم، ہائیڈروجن اور ایک سو میگاٹن بموں کی ہلاکت آفرینیوں کے بعد کون کہہ سکتا تھا کہ سائنس کی یہ خلائی تگ و تاز اور خلائی سابقت و منافست کسی بھی وقت انسان کی ہلاکت و تباہی کا ذریعہ نہیں بن سکے گی۔ اور یہ حال تو ان چیزوں کے ارادی اور اختیاری استعمال کا تھا۔ مگر سکائی لیب نے پوری دنیا کو بے بس کر کے ان ترقیات کی غیر ارادی اور تکوینی ہلاکت آفرینی کا الارم بجا کر پوری نوع انسانیت کو لمحہ فکر فراہم کر دیا ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ستر اسی ٹن وزن کے ایک جہاز نے بسیط ارض کے اربوں انسانوں کو بے چین و مضطرب کر دیا۔ جبکہ کسی انسان کی ہلاکت کا امکان ایک کھرب میں ایک حصہ سے بھی کم تھا مگر ہر انسان حواس باختہ اور پریشان خطروں سے بچنے کی انسدادی تدابیر کا فکرمند کہ جتنا بھی ایمان اور عقیدے کا سرمایہ کم تھا اتنا ہی وہ ہراساں اور پریشان، اس لئے کہ خطرہ سر پہ منڈلا رہا تھا اور محسوسات اور مشاہدات کے ماہرین نے اس کے وقوع پذیر ہوسکنے کی خبر دی تھی۔

لیکن سب سے بڑھ کر صادق و مصدوق مخبر صادق ﷺ کے ذریعہ جب خالق کائنات نے اس عالم کی تباہی اور بربادی اور ویرانی کی خبر قیامت اور الساعۃ اور الواقعۃ کی شکل میں دی تو وہ جو مادیات اور محسوسات کے غلام بن چکے ہیں، کتنے ہیں جو اس قیامت کبریٰ اور زلزلۃ الساعۃ اور احوال قیامۃ کی وجہ سے فکرمند اور پریشان ہو جاتے ہوں۔ اس لئے کہ وہ مغیبات کی بجائے محسوسات کے بندے بن گئے ہیں۔ قرآن نے جب زلزلۃ الساعۃ کی خبر دی کہ ہر دودھ پینے والی ماں دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی ہر جاندار حمل والی چیز کا حمل گر جائے گا۔ اور لوگ خوف و ہراس سے مدہوش